بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ + عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۷۲/۳۷ ہفتہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ ۳ تبوک ۱۳۶۲ ہش ۳ ستمبر ۱۹۸۳ء نمبر ۲۰۱

سچا مذہب سچا خدا

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپکو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔" (تریاق القلوب ص۱۱)

جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان میں غیر معمولی بیداری

جماعت احمدیہ ماریشس کا چندہ تحریک جدید ۲½ گنا اور لازمی چندے ۱½ گنا ہو گئے

یہ اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ بیرون پاکستان کو امسال غیر معمولی بیداری کی توفیق ملی ہے۔ جماعت احمدیہ ماریشس کے چندہ تحریک جدید کے بجٹ ۴۰,۰۰۰ روپے کے مقابل پر وصولی ۱,۰۱,۵۹۴ روپے ہوئی ہے جو بجٹ سے اڑھائی گنا سے بھی زیادہ ہے۔ اسی طرح لازمی چندہ جات کے بجٹ ۲,۶۰,۰۰۰ روپے کے مقابل پر وصولی ۴,۱۴,۹۱۰ روپے ہوئی ہے جو بجٹ سے ۱½ گنا سے بھی زیادہ ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ

جماعت احمدیہ ماریشس کے امیر و مبلغ انچارج برادرم مولوی صدیق احمد صاحب منور، انکے رفقاء کار، عہدیداران اور سب مخلصین جماعت ماریشس کیلئے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکی مساعی میں بے حد برکت ڈالے اور جملہ احباب کو بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

سیرالیون

جماعت احمدیہ سیرالیون کے چندہ تحریک کے بجٹ دو ہزار لیون کے مقابل پر وصولی دو ہزار چار صد چھپن لیون ہوئی ہے جو بجٹ سے تیئس ۲۳ فیصد زائد ہے اور گزشتہ سال کی وصولی کے مقابل پر امسال وصولی ساڑھے تین گنا ہے۔ اسی طرح لازمی چندہ جات کے بجٹ تیس ۳۰ ہزار لیون کے مقابل پر وصولی چونتیس ۳۴ ہزار تین صد اٹھاون لیون ہوئی ہے۔ جو بجٹ سے ساڑھے چودہ فیصد زائد ہے اور گزشتہ سال وصولی کے مقابل پر امسال سولہ ۱۶ فیصد زیادہ وصولی ہوئی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

جماعت احمدیہ سیرالیون کے امیر و مبلغ انچارج مکرم محمد صدیق صاحب گورداسپوری اور ان کے رفقاءِ کار، عہدیداران اور سب مخلصین جماعت سیرالیون کے لیے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں بے حد برکت ڈالے اور احباب کو بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی قبولیت دعا کا معجزہ:

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور بزرگانِ سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل عاجز کو تین بچیوں کے بعد آج صبح ۵½ بجے بٹالہ ہومی ہسپتال میں وہ پہلا اور خوش نصیب بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت و کرم فرمائی ولادت سے ۶½ ماہ قبل ہی "طارق ظہیر" تجویز فرما دیا تھا۔ اس لحاظ سے عزیز نومولود ہمارے گھر اور خاندان کے لئے یقیناً حضور پرنور کی قبولیت دعا کا ایک زندہ نشان ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور معجزانہ قدرت نمائی پر جس قدر بھی سجدات شکر بجا لائیں کم ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک الاحسان العظیم!

عزیز نومولود کے نیک صالح و خادم دین اور اسم بامسمیٰ بننے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

(خورشید احمد انور
ایڈیٹر و منیجر ہفت روزہ بدر قادیان)

آکسفورڈ سے ملحقہ آبادیوں میں تقسیم لٹریچر:

مکرم عبدالمجید صاحب سیالکوٹی مرکزی مبلغ آکسفورڈ (انگلستان) سے اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

"آکسفورڈ سے ملحقہ دو قصبوں کا دورہ کر کے وہاں لٹریچر تقسیم کیا۔ ان چھوٹی آبادیوں میں لوگوں نے خوشی سے لٹریچر قبول کیا۔ بارہ سے سولہ سال کے چھ لڑکوں کو ساتھ لے کر شہر کے وسط میں جا کر تین گھنٹے تک لٹریچر تقسیم کیا۔ تقریباً پانچصد پمفلٹ تقسیم کئے۔ سائیکل سٹینڈ پر جا کر سائیکلوں پر پمفلٹ رکھے۔ لوگ آتے۔ پمفلٹ اٹھا کر دیکھتے۔ مطالعہ کرتے۔ بعض نے مشن ہاؤس

(باقی ص۸ پر)

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(۳ ستمبر ۱۹۸۳ء صبح ۸ بجے)

کل سے متلی کی تکلیف ہو رہی اور معدے میں گرانی ہے پیشاب کی تکلیف پہلے سے بہتر ہے۔ بخار اور بلڈ پریشر نارمل ہے۔ جسم میں درد اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔

احبابِ کرام حضرت سیدہ موصوفہ کی صحتیابی کے لیے دعائیں جاری رکھیں۔ مولا کریم و رحیم اپنے فضل اور رحمت سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کے بابرکت شعائر اللہ وجود کو تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے آمین۔ (ڈاکٹر لطیف احمد قریشی۔ چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۴ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ

۳ تبوک ۱۳۶۲ ہش

حقائق پر مبنی ایک نہایت اہم سوال؟

روزنامہ "جنگ" میں "مشاہدات و تاثرات" کے مستقل عنوان کے تحت گاہے گاہے جناب کوثر نیازی کا ایک دلچسپ و فکر انگیز کالم شائع ہوتا ہے۔ اخبار مذکور کے لاہور ایڈیشن بتاریخ ۲۸ اگست ۱۹۸۳ء میں ان کا جو کالم شائع ہوا ہے اس میں انہوں نے چونکا دینے والا نہایت اہم سوال اٹھایا ہے۔ یہ سوال اس کالم کے سرآغاز نسبتاً جلی حروف میں بطور عنوان درج ہے۔ سوال یہ ہے:۔

"کیا ہمارا معاشرہ واقعی اسلام چاہتا ہے؟"

نیازی صاحب موصوف کو یہ سوال اٹھانے کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ پچھلے دو ہفتے انہیں کراچی میں گزارنے کا موقع ملا۔ اُن دنوں شہر میں شادیوں کی بھرمار تھی نیازی صاحب کے نام بھی دعوت نامے موصول ہونا شروع ہوئے اور ہوتے ہی چلے گئے۔ شادی کی جملہ تقاریب میں شرکت تو ممکن نہ تھی اکثر کے بارہ میں معذرت کے باوجود پانچ شادیوں، دو ولیموں اور دو مہندیوں میں شامل ہونا ہی پڑا۔ خود شریک ہو کر آنکھوں سے جو کچھ دیکھا اس پر نیازی صاحب سٹپٹا اٹھے۔ اسراف و تبذیر، نمود و نمائش اور بیہودہ ولغو ہندوانہ رسوم اور فحش گانوں کے شرمناک مناظر نے انہیں خود اپنے آپ سے اور پھر بذریعہ اخبار پوری قوم سے مذکورہ بالا سوال پوچھنے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے اسراف و تبذیر اور نمود و نمائش کی جو تفصیلات بیان کی ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر شادی پر لاکھوں لاکھ روپیہ پانی کی طرح بہایا گیا۔

تمام تفصیلات درج کرنا تو ہمارے لئے ممکن نہیں البتہ بطور نمونہ چند اقتباسات ہم ذیل میں درج کرتے ہیں تاکہ اسراف کی وسعت اور حیا سوز مناظر کی کراہت کا کسی قدر اندازہ ہو سکے۔ شادی سے قبل کئی دن تک سراسر غیر اسلامی رسم کی ادائیگی کی خاطر طرفین کی طرف سے چار چار پانچ پانچ سو افراد کو کھانے پر مدعو کرنے کی تفصیلات سے قطع نظر ولیمہ کی اُن دعوتوں میں جن میں نیازی صاحب خود شریک ہوئے اسراف و تبذیر کا ذکر کرتے ہوئے وہ رقمطراز ہیں:۔

"دو اور ولیمے بھگتنے کے بعد ایک شہر کے سب سے بڑے ہوٹل میں تھا۔ دوسرا ایک فور سٹار ہوٹل میں۔ دونوں ولیموں میں دو دو ہزار کا اجتماع تھا۔ بڑے ہوٹل میں ولیمے کا تو مجھے معلوم ہے کہ ہوٹل نے دو سو روپے فی کس چارج کیا تھا۔ اس طرح چار لاکھ روپے ولیمہ کی دعوت پر صرف ہو گئے۔ دوسرے ولیمہ میں خرچ کا اندازہ ایک سو روپے فی کس ہے۔ اس کا بل دو لاکھ روپے بنا ہوگا جن شادیوں میں صرف ولیمہ کی دعوت پر دو دو، چار چار لاکھ روپے محض کھانے پینے میں اڑا دیئے گئے خود ان شادیوں کی تمام دیگر تقاریب اور جہیز اور بری وغیرہ پر کیا کچھ نہ خرچ ہوا ہوگا۔ اس سراسر بے جا اسراف پر پانی کی طرح پیسہ بہانے اور دولت لٹانے کی مثل صادق آئے بغیر نہیں رہتی۔

سراسر فحش گانوں سے صرف نظر کرتے ہوئے جو بقول نیازی صاحب ان شادیوں میں گائے گئے اور ناچ گانے اور قوالی کی محفلوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ہم بعض بے ہودہ اور حیا سوز رسوم کا ذکر خود نیازی صاحب کے الفاظ میں کرتے ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"مثال کے طور پر مہندی کے ایک موقع پر پندرہ بیس لڑکیوں کے ایک غول نے مہندی کے تھال میں جلتے ہوئے دیئے رکھ کر رقص کیا۔ بعد میں لڑکے بھی اس میں شامل ہو گئے ان کے ہاتھوں میں بھی جلتے ہوئے دیئے تھے۔ اس ناچ سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ یہ دیوالی پر ہونے والے ہندوانہ رقص کا چربہ ہے۔ اسی طرح ایک شادی میں شادی سے قبل دولہا اور دلہن دونوں کے گھر والوں نے ایک دوسرے کے قریبی رشتہ داروں کو طرح طرح کے رنگ ڈال کر نیل کنٹھ بنا دیا۔ یہ ہولی کے تہوار میں رنگوں کی پچکاریاں بھر بھر کر ڈالنے کی نقالی تھی"۔

متعدد شادیوں میں اسلامی احکام کی خلاف ورزی میں ہونے والے اس اسراف اور کھلے بندوں حیا سوز حرکات کے بے حجابانہ ارتکاب نے نیازی صاحب کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ "کیا ہمارا معاشرہ واقعی اسلام چاہتا ہے"؟ جن واقعاتی حقائق کی بناء پر یہ سوال پیدا ہوا ان کے ردّ عمل کے طور پر خود اس سوال کے از خود اُبھرنے میں اس کا دو ٹوک جواب مضمر ہے۔ اگر اس میں جواب مضمر نہ ہوتا تو پھر سرے سے یہ سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ خود سوال کے اندر جواب موجود ہونے کے باوجود نیازی صاحب نے لگی لپٹی رکھے بغیر اس سوال کا دو ٹوک جواب بھی تحریر کیا ہے۔ ہم خود انہی کے الفاظ میں ان کا یہ جواب ذیل میں درج کر کے اپنی ان معروضات کو ختم کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں:۔

"اب تک جو کچھ عرض کیا گیا یہ میرے فوری اور سرسری تاثرات ہیں۔ اصل بات جس پر میں اس وقت سے لے کر اب تک مسلسل سوچ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ کیا یہ معاشرہ اس قابل ہے کہ یہاں اسلامی نظام قائم ہو سکے۔ کیا یہ معاشرہ فی الحقیقت دل سے اسلامی نظام کا طلب گار ہے بھی کہ نہیں؟ میں نے جہاں تک اس پر غور کیا ہے۔ بدقسمتی سے اس کا جواب نفی میں پایا ہے۔ تمام نعرہ بازیوں، اسلام کے نام پر سیاست کاریوں، اور مذہب کی بنیاد پر قائم ہونے والے کاروباری اداروں کے باوجود اصلیت یہی ہے کہ ہم میں سے کچھ مومنین، مخلصین کو چھوڑ کر ہر شخص صرف "اسلام زندہ باد" کا نعرہ لگانا چاہتا ہے اس پر عمل نہیں کرنا چاہتا"!

فرمانِ الٰہی

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝ (بنی اسرائیل آیات ۲۷، ۲۸)

ترجمہ:۔ اور اسراف کسی رنگ میں (بھی) نہ کرو۔ اسراف کرنے والے لوگ یقیناً شیطانوں کے بھائی ہوتے ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ہی ناشکرگزار ہے۔

آخری سفر حضرت مولانا عبدالمالک خان رحمہ اللہ

اغراضِ نیک اس کی تھیں عزمِ سفر کے ساتھ
لیکن ہیں فیصلے بھی خدا کے بشر کے ساتھ

دوشِ ہوا پہ آ کے اجل وار کر گئی
تھی متفق حیات، قضا اور قدر کے ساتھ

تھی ساری زندگی ہی مرقّع جہاد کا
چلتا تھا وہ قدم بقدم راہبر کے ساتھ

جاتے ہوئے بھی مہرِ وفا ثبت کر گیا
اوراقِ زندگانی پہ خونِ جگر کے ساتھ

"حکمِ خدا کے سامنے مجبور" ہو کے پھر
رستے میں جا کے چھوڑ دیئے عمر بھر کے ساتھ

خاکسار شاکر ہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ (اہلیہ محترم لطیف الرحمٰن صاحب ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی اخوتِ اسلامیہ کا مظہر اجتماع حج

انما المؤمنون اخوۃ کا ایمان افروز منظر

مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب ۔ سابق مبلغ ممالک مشرق وسطیٰ

(۱)

حج بیت اللہ ایک ایسی عبادت ہے جس کا مقصد اور افادیت مشرق و مغرب اور جنوب و شمال کے مسلمانوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنا۔ ان میں مرکزیت پیدا کرنا اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر سر جھکا کر اس سے عشق کا مظاہرہ کرنا ہے چنانچہ ہر سال لاکھوں سعادتمند فرزندان توحید کو حج کی توفیق ملتی ہے۔ یہاں رنگ و نسل، قومیت، زبان کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سب لوگ ایک ہی نعرہ لگاتے ہوئے ایک مرکز پر آجمع ہوتے ہیں۔

لبیک اللھم لبیک لا شریک لک۔

فریضہ حج ہجرت کے پانچویں سال فرض کیا گیا اور اس کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا مرکز مکہ معظمہ ہے اور مرکزیت میں ہی قوت طاقت و شوکت، رعب، دبدبہ اور وقار ہے اور مرکز کے ساتھ تعلق رکھنے میں ہی غیر معمولی برکات و فوائد عظیم پوشیدہ ہیں۔ قرآن کریم نے اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ہے:۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ

(آل عمران)

روئے زمین پر لوگوں کے فائدے اور اُن کی فلاح و بہبود کے لئے سب سے پہلے تعمیر ہونے والا گھر مکہ میں ہے وہ بڑی برکتوں والا اور تمام جہانوں کی ہدایت اور راہنمائی کا ذریعہ ہے۔

اس گھر کی برکات میں سے سب سے بڑی برکت عالمی اخوت اسلامیہ کا قیام ہے اور حج کا یہ اجتماع عظیم انما المؤمنون اخوۃ کا حقیقی مظہر ہے اور اس اخوت اسلامیہ کا احیاء ہر سال مکہ معظمہ میں ہوتا ہے اور اس کی تجدید ہوتی رہتی ہے۔ یہ احیاء، تجدید اور تکرار اس اخوت اسلامیہ کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے میں ممد ہے اور اس فریضہ کے ذریعہ عالم اسلام میں یک جہتی اور وحدت فکری و ملی پیدا کرنے کا مقصد بڑی خوبصورتی کے ساتھ پورا ہوتا ہے۔

(۲)

فریضہ حج ہر اس مسلمان پر فرض کیا گیا ہے جسے اس کی استطاعت ہو قرآن کریم میں اس کا ذکر یوں وارد ہوا ہے:۔

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ۔ (آل عمران ۹۸)

اور اللہ نے لوگوں پر فرض کیا ہے کہ ہر وہ شخص اس گھر کا حج کرے جو اس تک جانے کی توفیق پائے اور جو انکار کرے تو وہ یاد رکھے کہ اللہ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

اس قرآنی نص کی بنیاد پر اسلام میں حج ایک ایسا اہم فریضہ ہے جس کے لئے تمام اسلامی ممالک میں غیر معمولی وسیع انتظامات کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ جوں جوں حج کے ایام قریب آتے ہیں جن فرزندان توحید کو استطاعت ہوتی ہے۔ وہ مکہ معظمہ میں اکناف عالم سے بری بحری اور فضائی وسائل کے ذریعہ تسبیح و تحمید کرتے ہوئے پہنچنے لگتے ہیں۔

استطاعت کے متعلق فقہاء اسلام نے تحریر کیا ہے۔

- جسمانی صحت اچھی ہو تاکہ جسم فریضہ حج کی ادائیگی کے طویل سفر کی مشقت برداشت کر سکے۔
- سفر حج میں اس فریضہ کی ادائیگی کرنے والے کی زندگی خطرہ میں نہ ہو اور اس کے لئے حالات خوشگوار اور ماحول پُرامن ہو۔
- سفر حج کے جملہ اخراجات اس کے پاس ہوں اور اپنے اہل و عیال کے لئے اخراجات اس مدت سفر کے لئے دے کر جائے غیرت نفس اور حمیت کا یہ تقاضا ہے کہ وہ دوسروں پر بوجھ نہ ہو اور اس کے اہل و عیال کو اس کی غیر حاضری میں بہت سوال دراز نہ کرنا پڑے۔
- حج کرنے والا ہر قسم کی پابندی سے آزاد ہو۔ حصول سفر کے جملہ امور اور ذرائع میں مشکلات اور پابندیاں نہ ہوں۔

(۳)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فریضہ حج کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:۔

یَاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا۔ (مسلم)

اے لوگو اللہ نے تم پر حج کو فرض کیا ہے لہٰذا تم حج کرو۔

صحیح مسلم میں حج کی فضیلت میں مذکور ہے

الحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ۔

مقبول حج کا بدلہ جنت ہے۔

قرآن کریم میں ایک سورت کا نام ہی فریضہ حج کے نام سے موسوم ہے۔ چنانچہ سورۃ الحج میں اسلام کے اس اہم رکن کے احکام اور اس کے بنیادی آداب کا ذکر کیا گیا ہے اور فریضہ حج کے انفرادی۔ اجتماعی اور ملی فوائد و مقاصد بیان کئے گئے ہیں اور اس میں بتلایا گیا ہے کہ حج ایسی عبادت ہے جو تزکیہ نفس کرتی ہے اور فرزندان اسلام کو ان تاریخی مقامات و مراکز کے دیکھنے کی سعادت اور توفیق ملتی ہے جو شعائر اللہ میں سے ہیں۔ حج میں جو قربانی کی جاتی ہے اس کو بھی شعائر اللہ قرار دیا ہے اور فرمایا لکم فیھا خیر تمہارے لئے یہ شعائر اللہ برکت کا باعث ہیں۔ اس سورت کے اختتام پر فریضہ حج کی فلاسفی اور اس کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب شرک بھسم منثورا ہو جائے گا۔ اور مشرکین کی شوکت اب پارہ پارہ ہو جائے گی۔ کیونکہ حج کرنے سے ایک مسلمان توحید پر حقیقی ایمان عبادت اور تعلق باللہ کے حقیقی ذرائع اختیار کرنے کے ذریعہ مقام قرب حاصل کر لیتا ہے اور اس کے دل سے ہر قسم کے شرک کی ملونی ختم ہو جاتی ہے اور اسے نفس مطمئنہ حاصل ہو جاتا ہے۔

(۴)

فریضہ حج اسلامی مساوات کا مظہر کامل ہے جبکہ کالے، گورے، امیر و فقیر، آجر اور اجیر، شاہ و گدا احرام کے لباس میں ملبوس ہوتے ہیں یہ اس امر کا اعلان اور عملی مشاہدہ ہے کہ اسلام طبقاتی تقسیم کے سخت مخالف ہے اس سے مقصد غرور و تکبر کو ختم کرنا ہے ان چند ایام میں اس مساوات سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ طبقاتی تقسیم سے نفرت کی جائے۔ جس معاشرہ میں مساوات مفقود ہو جائے۔ وہاں فرعونیت اور ظلم کی وجہ سے جرائم بڑھتے ہیں۔ پسماندہ طبقہ اور غرباء کے حقوق کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ دولت و ثروت کے انبار ایک مخصوص طبقہ کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں معاشرتی عدل مفقود ہو جاتا ہے۔

(۵)

حج کا منظر سادہ زندگی بسر کرنے کا بھی سبق دیتا ہے۔ چنانچہ ہر ملک کا حاجی اپنے میقات کی حدود میں داخل ہوتے ہی دو ان سلی چادریں پہن لیتا ہے اس کا مقصد سادگی قناعت اور کفایت شعاری کی روح کی طرف اشارہ کرنا ہے اور یہ بتلاتا ہے کہ جس قوم میں تعیش آجاتا ہے وہاں عبادت اور نیکی کی روح مفقود ہو جاتی ہے۔ بلاوجہ اسراف سے اخلاقی اقدار کو انتہائی دھکا لگتا ہے جس کے نتائج بڑے بھیانک ہوتے ہیں۔ اقتصادیات اور معاشیات کے لحاظ سے سادگی اور قناعت حقیقی خوشحالی ہے اور اسی میں اطمینان اور سکون ہے اور اسی سے زندگی کے ہر مرحلہ میں آسانی پیدا ہوتی ہے

(۶)

حج کے جملہ احکام، آداب و مناسک میں بنیادی روح اخلاق کی بھی کارفرما ہے۔ چنانچہ حج کے متعلق بنیادی حکم یہ ہے:۔

فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج۔

ایام حج میں نہ شہوت نہ نافرمانی اور نہ ہی کوئی جھگڑا ہے۔

- رفث سے مراد عفت و عصمت کا قیام ہے جنسی جرائم پر قدغن ہے۔ غض بصر کا حکم ہے اور اپنے ماحول کو ان جملہ قباحتوں سے روکنا ہے جن سے جنسی جرائم پیدا ہوتے ہیں جس سے معاشرہ میں تخریب اتری اور انتشار کے واقعات جنم لیتے ہیں۔
- لا فسوق سے مراد اپنے عہد و میثاق کی پابندی ہے یعنی حج کے جملہ اوامر اور نواہی کی پابندی کی جانی چاہیئے۔
- ولا جدال۔ اس سے مراد باہمی معاملات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں عداوت اور مخاصمت کی روح کو ختم کرتا ہے۔ حج کے ایام میں رنگ و نسل اور زبان کا اختلاف، عادات کا اختلاف تنازعات اور فتنوں کا باعث ہو سکتا ہے اس سے روکا گیا ہے۔ حج کرنے وقت غیر معمولی اخلاقی انقلاب انسانی نفس میں پیدا ہوتا ہے۔ حج کے ایام میں حاجی ایک نیا آسمان اور نئی زمین دیکھتا ہے۔ اس کی شخصیت، عادات، گفتار، کردار میں نمایاں تبدیلی آجاتی ہے۔ اس کے اندر نئی زندگی عود کر آتی ہے۔ انفرادی لحاظ سے حاجی اپنے اندر والہانہ اور عاشقانہ جذبہ محسوس کرتا ہے اور یہ جذبہ اخلاقی اقدار و مکارم پیدا کرنے کا باعث اور وسیلہ ہے۔

⑦

حج کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ خدا تعالےٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربانی نہایت ضروری ہوتی ہے اس کے بغیر عقیدت، محبت اور جذبہ مفقود ہو کر رہ جاتا ہے اور اس کے بغیر اعمال بے ثمر ہوتے ہیں اور قوم قربانی کی رُوح کے ساتھ ہی زندہ رہتی ہے اس سے ایثار پیدا ہوتا ہے چنانچہ اس عاشقانہ عبادت کے موقعہ پر ظاہری طور پر خدا تعالےٰ کے حضور ایک قربانی پیش کی جاتی ہے اور کروڑوں کی تعداد میں قربانیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ لیکن اس قربانی کی غرض محض گوشت کا حصول نہیں ہے بلکہ قربانی کی حقیقت وہ تقویٰ ہے جو انسان کے اندر پیدا ہوتا ہے جس کے نتیجے میں انسان اپنے نفس امّارہ کو ذبح کر دیتا ہے چنانچہ فرمایا:-

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا
وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ
یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ

(الحج: ۳۷)

⑧

فریضہ حج کی ادائیگی حلال اور جائز ذرائع سے حاصل کردہ دولت سے ہوتی ہے اس لئے حج حلال کی کمائی کی ترغیب دیتا ہے رزق حلال عین عبادت ہے۔ جائز اور حلال کمائی سے معاشرہ میں نیک اور خوشگوار اثرات کی اشاعت ہوتی ہے۔ اس شخص کا حج قبول نہیں ہوتا جس کا روپیہ رشوت، فراڈ، چوری اور ڈاکہ سے حاصل کیا گیا ہو۔ حج کے جملہ اخراجات روانگی تا واپسی حلال اور جائز کمائی سے پورے کرنے ضروری ہیں۔

⑨

مقامات مقدسہ، شعائر اللہ اور تاریخ اسلام کے آثار قدیمہ کی عظمت اور ان کی زیارت تزکیہ نفس کا باعث ہے اس سے تعمیر اخلاق ہوتی ہے۔ اس سے انسان کو روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں اسے غیر معمولی اطمینان اور سکون نصیب ہوتا ہے۔ الصفا والمروۃ سے حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل اور حضرت ہاجرہ کی ناقابل فراموش یادیں وابستہ ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضؓ نے صفا اور مروہ پر سعی کی غار حراء جہاں قرآن کریم کا نزول شروع ہوا۔ اور اقرأ باسم ربک کی پہلی قرآنی وحی نازل ہوئی۔ غار ثور جہاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ نے ہجرت کے وقت پناہ لی اور اعجاز ربانی سے آپ دشمنوں کے تعاقب سے محفوظ رہے۔ حجر اسود کا دیکھنا، زمزم کا پانی پینا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہر حاجی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مولد و مدفن کو دیکھتا ہے۔

⑩

طواف کرتے وقت زبان پر لبیک لبیک کے کلمات جاری ہوتے ہیں۔ یہ الفاظ عقیدت جذبہ اور تعلق باللہ کی روح کو لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان الفاظ میں توحید کے عقیدہ کا اظہار ہے، انکساری کا اعتراف ہے اور یہ دل کی آواز ہے۔ روضۂ رسول پر حاضری کے وقت آنسو بھی آنسو ہوتے ہیں اور یہ آنسو محبت اور عقیدت کے آنسو ہوتے ہیں اور ان آنسوؤں میں عشق رسول کا بے پناہ جذبہ ہوتا ہے۔

الغرض حج اسلام کا وہ عظیم رکن ہے جس میں انفرادی، اجتماعی، قومی اور ملی فوائد و مصالح پائے جاتے ہیں۔ حج سے یہ بھی بتلانا مقصود ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اس میں مرکزیت ہے اور اس کے ذریعہ اخلاقی اقدار کا قیام عمل میں لانا مقصود ہے۔ مسلمانوں میں اخوت و باہمی تعلقات اور تعارف پیدا ہوتا ہے اور یہ رکن حج اجتماعی خصوصیات کی وجہ سے مسلمانان عالم کے لئے ہر قسم کی ترقی اور خیر و برکت کا باعث ہے۔ مشہور نو مسلم لیڈی EVELYNE اپنی کتاب PILGRIMAGE TO MECCA میں رقمطراز ہیں:-

"حج کے اثرات اور نتائج میں مبالغہ کی گنجائش نہیں۔ چار دانگ عالم سے آنے والے لوگوں کے اس زبردست اجتماع میں جو اس مبارک موقع اور مقدس مقام پر منعقد ہوتا ہے شامل ہونے والوں کا خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ کی تکبیر و تحمید کرنے کے یہ معنی ہیں کہ انسان کے دل و دماغ پر اسلامی اصول و مقاصد اور غایات کا مفہوم پورے طور پر نقش ہو جائے اور سب سے زیادہ رُوح پرور عمل میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہو جو انسان کو شاذ و نادر ہی نصیب ہوتا ہے مولد اسلام کی یاد اور اس زمین پر چلنا جسے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طویل دور ابتلاء اور مصائب کی یاد نے متبرک بنا دیا ہے۔ قربانی بذل نفس اور ایثار کے اس شاندار ماحول میں دوبارہ زندگی بسر کرنا اور اپنی رُوح کو اس آسمانی نور سے منور کرنا ہے جس نے تمام کرۂ ارض پر اُجالا کر دیا تھا۔"

مبارک ہیں وہ جو فریضہ حج کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور برکات ربانیہ اور رضاء الٰہی سے مالا مال ہوتے ہیں۔

حقیقی اسلامی عید منانے کے واقعات پر اظہار

مکرم مقبول احمد ذبیح صاحب امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ۔

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عید الفطر کے بعد امراء کا غرباء کے گھروں میں ان کے بچوں کو عیدی اور عید مبارک دینے کے بارہ میں الفضل میں شائع شدہ تاثرات پڑھے۔ اس امیر و غریب کے حسین امتزاج اور بہترین سلوک اور نمونہ سے جو کہ سیدی حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد مبارک کے بعد ظہور میں آئے۔ ہر واقعہ پڑھ کر میرا دل بھر آیا اور بے اختیار آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے کہ تھمتے ہی نہیں تھے اور حضور پُرنور کی درازی عمر اور کام میں بے انتہا برکتوں کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلیں اور دل جذبات تشکر الٰہی سے بھر گیا۔ کہ آج ہم خلافت کی بے انتہا برکات کے طفیل کیسا حسین اسلامی معاشرہ مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اور اس کے میٹھے پھل کھا رہے ہیں۔

ان واقعات کے پس منظر میں مجھے ۱۹۶۸ء کے دو واقعات یاد آگئے جن سے متاثر ہو کر مجھے بہت ہی سرور و لذت حاصل ہوا۔ اور ایک دفعہ خوشی سے آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔

ایک شخص نہایت مفلوک الحال، دائم المریض بے یار و مددگار ربوہ میں لنگر خانہ ۱ کے سامنے تعمیر شدہ ایک کمرے میں رہا کرتا تھا ان دنوں عاجز مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ ربوہ کے طور پر خدمت بجا لا رہا تھا۔ عاجز کو سیدی حضور اقدس کا (جبکہ آپ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تھے) کا ارشاد موصول ہوا کہ اس شخص کی بیماری اور بے کسی کے سبب ایک تنخواہ دار آدمی تلاش کیا جائے جو کہ اس کی خدمت کرے میں نے حضور انور کا ارشاد پاتے ہی مناسب آدمی کی تلاش شروع کر دی۔ ساتھ ہی میں نے حضور اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ ان صاحب کا فلاں فلاں رشتہ دار نہایت اچھی حالت میں ہے اور یہاں ربوہ میں ہی مقیم ہے۔ انہیں اس شخص کی خدمت کے لئے ترغیب دلانی چاہیئے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ ایسے لوگ ہی تو دراصل قابل مدد ہوتے ہیں۔ جو کہ اپنوں کے ہوتے ہوئے بھی اس طرح بدحالی سے زندگی گذار رہے ہوتے ہیں۔ اور حضور پُرنور نے قرآن کریم کی آیت وَیَتِیْمًا ذَا مَقْرَبَۃٍ پڑھ کر فرمایا کہ جو لوگ مفلوک الحالی کی وجہ سے بالکل مٹی میں ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ قوم کا فرض ہے کہ ان کی مدد کرے۔ چنانچہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مناسب آدمی مل گیا۔ جو کئی مہینے اس معذور شخص کی دیکھ بھال کرتا رہا اور معاوضہ کی ادائیگی حضور اقدس کی طرف سے ہوتی رہی۔

ایک روز محلہ دارالیمن کے ایک غریب گھر کی بارہ تیرہ سال کی لڑکی کو گولبازار کے ایک زرگر کے پاس سونے کی ایک انگوٹھی لے کر آئی کہ یہ لے لو اور مجھے اس کی قیمت دے دو تاکہ ہم کچھ اشیائے خوردنی خرید کر اپنی بھوک مٹا سکیں۔ اس سنار دوست نے چند روپے اس لڑکی کو دیئے اور انگوٹھی بھی لوٹا دی۔

اس زرگر بھائی کی زبانی جب عاجز کو اس واقعہ کا علم ہوا تو میں نے حضور پُرنور کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا حضور نے فوری طور پر بلا توقف ایک بوری گندم اس گھرانہ میں پہنچانے کی ہدایت فرمائی۔ اللہ اکبر۔

اے اللہ تو ہمارے دل و جان سے پیارے امام کی عمر و صحت میں بہت برکتیں ڈال اور حضور پُرنور کی مقدس قیادت میں اسلامی اقدار کو پھر دنیا میں قائم فرما کر جو دائمی اور اَن مٹ ثابت ہوں۔ آمین۔

حضور انور کے ارشاد پر عمل کرنے والوں نے عمل کیا۔ ایوانوں سے جھونپڑوں میں گئے۔ خوشیاں دیتے اور لیتے ہوئے لوٹے مگر خلیفہ وقت ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے نتیجہ میں ہونے والے واقعات طبیعت پر ایک لازوال اثر چھوڑ گئے۔

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیاد حضرت مولانا عبدالمالک خانصاحب

ایک فقیر اور درویش صفت انسان

مکرم بشیر الدین احمد سامی صاحب۔ لندن

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں کراچی میں مبلغ سلسلہ تھے ان کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ اب ان کی اچانک وفات کی خبر سن کر ان کی اولوالعزمی کی چند یادیں ذہن میں ابھر آئیں جنہیں ہدیہ قارئین الفضل کر رہا ہوں۔

مولانا عبدالمالک خان صاحبؓ ایک مبلغ تھے۔ جماعت کے ایک اولوالعزم سپاہی تھے۔ نہایت بلند حوصلہ۔ جرأت والے۔ بے لوث ایک فقیر اور درویش صفت انسان۔ ان کی حیات پر لکھنے والے محسوس کریں گے کہ یہ ساری خصوصیات ان کی زندگی کا احاطہ کئے ہوئے تھیں

ایک مبلغ کی حیثیت اور پھر ایک منتظم کی حیثیت سے ان کی کارکردگی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ انہوں نے نہایت نیک نیتی کے ساتھ اپنی ذات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایسا متوازن طرز عمل پیش کیا کہ اس سے نہ تو ان کی کارکردگی میں بحیثیت مبلغ کوئی فرق پڑا اور نہ ہی جماعت کے چھوٹے سے چھوٹے کارکن کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے انہوں نے کسی قسم کے کمپلیکس کو قریب آنے دیا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کا کراچی کا دور تبلیغ بالعموم احباب جماعت میں اور بالخصوص کارکنان میں بے حد مقبول رہا۔

تبلیغ کا میدان ہو۔ تعلیم و تربیت کا سوال ہو۔ کھیل اور تفریح کے اجتماعی مواقع ہوں ہر جگہ انتظامی معاملات میں بڑی خوبی کے ساتھ کام کرتے دیکھا جائے تو مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک جداگانہ شان ہے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کی عطا کردہ اس شان کو انکساری کے ساتھ اور سادگی کے ساتھ پہچاننے کی کوشش کی اور اس شان کو نبھانے کا بھرپور حق ادا کیا۔

بحیثیت ناظر اصلاح وارشاد ۱۹۷۶ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سٹیج کے عقب میں انہیں دیکھنے کا موقع ملا جبکہ کافی لوگ ان کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے تھے۔ ایک دوست ان سے بار بار خواہش کر رہے تھے کہ وہ ان سے علیحدہ طور پر ملنا چاہتے ہیں اور ہاتھ پکڑ کر انہیں ایک طرف لے جانے کی کوشش بھی کر رہے تھے۔

لیکن مولانا صاحبؓ بار بار انہیں روکتے اور بلند آواز سے کہتے جا رہے تھے۔ "نہیں نہیں۔ یہ میرا مقام نہیں ہے۔ یہ خلیفہ کا مقام ہے۔" معلوم نہیں وہ دوست انہیں کیوں علیحدہ ملنا چاہتے تھے۔ کچھ مشورہ کرنا چاہتے تھے۔ یا نذرانہ پیش کرنا چاہتے تھے جس میں مولانا صاحبؓ کی درویشی مانع تھی۔

عاجز اس نظارہ کو دیکھتا رہا۔ اور محو حیرت تھا الحمد للہ خلافت سے وابستہ ہستیاں اپنا مقام کس خوبی سے پہچانتی ہیں اور افراد میں اپنی کسی قسم کی مقبولیت کو دماغ کے کسی کونہ میں جگہ نہیں دیتیں۔

ہم کس قدر کمزور انسان ہیں۔ چھوٹا سا کام کرتے ہیں تو خود کو حاکم سمجھ بیٹھتے ہیں۔ دماغ کو اونچا کر لیتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے نیک بندے دن رات ان تھک محنت کرتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن اپنے آپ کو ایک خادم ہی سمجھتے چلے جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ مولانا عبدالمالک خان صاحبؓ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور درجات کو ہر لحظہ بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین۔

تمباکو نوشی سے بچنا چاہئے

(ناظر اصلاح وارشاد)

تمباکو نوشی کی عادت دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہے اور لوگ دیکھا دیکھی اس رَو میں بہہ رہے ہیں حالانکہ یہ عادت انسانی صحت کے لئے بہت نقصان دہ ہے۔ تمباکو کے مضر اثرات کے بارہ میں پہلے تو لوگوں کو کچھ شبہ ہی تھا لیکن زمانۂ حال کی تحقیقات نے اس کے نقصانات کو پورے طور پر ثابت کر دیا ہے اور اب یہ حقیقت ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا ہے۔

ہم احمدیوں کے لئے یہ بات کتنی اطمینان بخش اور ایمان کی زیادتی کا موجب ہے کہ دنیا کی یہ تحقیق تو بہت بعد کی بات ہے۔ خدا تعالیٰ کے مسیحؑ نے جسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے لئے حکم و عدل بنا کر بھیجا۔ آج سے اسّی سال قبل ہی اسے ایک لغو فعل قرار دیا اور اپنی جماعت کو اس سے بچنے کی تلقین فرما دی۔ حضورؑ نے فرمایا:۔

"تمباکو کو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ" اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپؐ اپنے صحابہؓ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے۔"

(الحکم۔ ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

بعض لوگ یہ عذر کرتے ہیں کہ ایک عادت بن چکی ہے اور پختہ عادت کا ترک کرنا ان کے بس کا روگ نہیں۔ ایسے لوگوں کو حضرت اقدسؑ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادات کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں بڑھاپے میں آکر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار پڑنا ہوتا ہے بلا کسی خیال کے چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہو جاتے ہیں۔ میں حقہ کو منع کہتا اور ناجائز قرار دیتا ہوں مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو۔ یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیئے۔"

(بدر۔ ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات ہر احمدی سے اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ وہ تمباکو نوشی کی عادت سے بچنے کی پورے طور پر کوشش کرے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی اولاد اور ماحول کے لوگوں کو بھی اس عادت کا شکار ہونے سے بچائیں۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق اور نصرت ہمارے شامل حال ہو۔ آمین!

(ناظر اصلاح وارشاد)

بقیہ:۔

حقیقی اسلامی عید

اے پیارے خدا تو ہمیں اسلام کے تمام حکموں پر بہتر رنگ میں عمل کی توفیق دے کہ ہم ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں بکھرتی ہوئی دیکھیں۔ آمین

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کے بہنوئی افتخار الحق صاحب (کراچی) گزشتہ دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ (منور علی مغلپورہ لاہور)
- میری والدہ اہلیہ مکرم جمال الدین صاحب کا پتہ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ (ثریا ندیم۔ ٹنڈو غلام علی۔ سندھ)
- خاکسار دمہ کا مریض ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ (ثناء اللہ راجپوت کالونی راولپنڈی)
- میری لڑکی رشیدہ یاسمین بیمار ہے۔ کافی کمزوری ہے۔ (میاں خیر محمد احمدی۔ ڈیرہ غازیخان)
- خاکسار کچھ عرصہ سے گھریلو مشکلات کی وجہ سے بہت پریشان ہے۔ (امجد علی پیراں غائب۔ ملتان)
- سردار یحییٰ نور صاحب ابن سردار محمد یوسف صاحب مرحوم بیمار ہیں ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ (ناصر احمد خالد لاہور)

احباب بیماروں کی صحت اور پریشان احباب کی پریشانیاں دور ہونے کے لئے دعا کریں

ضروری اعلان

جو دوست اپنے بچوں کے نام شادی کے سلسلہ میں شعبہ رشتہ ناطہ نظارت اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں درج کروانے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ جب ان کے بچوں کا رشتہ طے پا جائے۔ نظارت کی وساطت سے یا نظارت کی وساطت کے بغیر تو وہ رشتہ ناطہ کو اس کی اطلاع دے دیا کریں تاکہ ریکارڈ کو مکمل کیا جا سکے۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ شعبہ کی طرف سے کوئی رشتہ تجویز کیا جاتا ہے اور فریقین کو آپس میں رابطہ قائم کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ لڑکے یا لڑکی کی شادی بھی ہو چکی ہے۔ اس لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ رشتہ طے پا چکنے کے بعد شعبہ مذکور کو اطلاع دی جائے۔ امید ہے کہ دوست اس طرف ضرور توجہ دیں گے۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میری اہلیہ کی خالہ زاد بہن محترمہ عنایت اختر صاحبہ اہلیہ سکواڈرن لیڈر قاضی محمد شفیق صاحب صدر جماعت احمدیہ رسالپور چھاؤنی۔ مورخہ ۲۷/۸/۸۳ شام ۸½ بجے سی ایم ایچ راولپنڈی میں بعمر پچاس سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ کو کئی سال سے بلڈ انفکشن کی شکایت ہوگئی تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور حضور کی ہدایت پر پچی بوٹی کے استعمال سے بیماری بہت حد تک رفع ہوگئی تھی۔ لیکن جون ۱۹۸۳ء میں یکدم بیماری نے پھر حملہ کیا اور چند روز میں ہی باوجود پورے علاج معالجہ کے اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں۔

مرحومہ بہت ہی نیک صفات کی مالکہ تھیں۔ ملنسار۔ مہمان نواز۔ دعاگو اور تہجد گزار تھیں۔ وفات سے ۱½ ماہ قبل (بیمار ہونے تک) لمبا عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ محترم میاں فضل الٰہی صاحب یکے از ۳۱۳۔ اصحاب آف فیض اللہ چک کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال کی بھانجی تھیں۔ ان کو یہ خاص شرف بھی حاصل ہوا کہ ۱۹۷۴ء میں اسمبلی کی کارروائی کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ معہ اپنے قافلہ کے افراد کے محترم قاضی محمد شفیق صاحب کی کوٹھی اسلام آباد میں قیام پذیر رہے۔

مرحومہ کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ ان کے بیٹے میجر فاروق قاضی صاحب سیالکوٹ، میجر قاضی ناصر احمد صاحب اور قاضی نعیم احمد صاحب ہیمبرگ جرمنی میں ہیں۔

مرحومہ کا جنازہ ۲۸/۸/۸۳ کو بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ نے احاطہ مسجد مبارک میں پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ (ثانی) و ناظر بیت المال (خرچ) نے دعا کروائی۔

احباب کی خدمت میں مرحومہ کے بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست عرض ہے۔ (مبارک مصلح الدین احمد وکیل المال (ثانی) ربوہ)

(۲) ہماری محترمہ بزرگوار والدہ صاحبہ نواب بی بی صاحبہ زوجہ میاں فخر الدین صاحب مرحوم (آف قادرآباد قادیان) حال سکنہ احمد نگر نزد ربوہ۔ مورخہ ۲۸/۸/۸۳ بروز اتوار اچانک بعمر ۷۰ سال وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ موصیہ تھیں۔ انہوں نے قادیان میں ہی وصیت کی تھی اور خدا کے فضل و کرم سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ ؎

"آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے"

محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ نہایت ہی نیک۔ مخلص۔ فرشتہ سیرت۔ پابند نماز متقی۔ پرہیزگار اور جماعت کا درد رکھنے والی تھیں۔ بیماری کی حالت میں بھی ہمیشہ نماز باقاعدگی کے ساتھ وقت پر ادا فرماتی تھیں اور تلاوت قرآن پاک کیا کرتی تھیں۔ ان کی یادگار تین بیٹے۔ دو بیٹیاں۔ پانچ پوتے پانچ پوتیاں ایک نواسہ اور تین نواسیاں ہیں۔

احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ درجات بلند کرے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین!

(عبدالستار طاہر، عبدالسلام۔ عبدالوہاب شاد پسران میاں فخر الدین صاحب مرحوم (آف قادرآباد۔ قادیان) حال ساکن احمد نگر نزد ربوہ ضلع جھنگ)

(۳) مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب جماعت احمدیہ داتہ کے صدر تھے۔ مورخہ ۱۲/۸/۸۳ کو اچانک دل کی تکلیف ہوگئی۔ علاج کے لئے مانسہرہ تشریف لے گئے۔ آخر تقدیر الٰہی سے مورخہ ۱۵/۸/۸۳ سوا تین بجے اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم بڑی ہی خوبیوں کے مالک تھے۔ بڑے مہمان نواز۔ ملنسار۔ اپنوں اور بیگانوں میں مقبول تھے۔ رفاہ عامہ کے کاموں میں ہر کس و ناکس کی امداد فرمایا کرتے تھے۔ نڈر احمدی تھے۔ مورخہ ۱۶/۸/۸۳ بعد نماز ظہر مکرم سید عزیز احمد شاہد مربی سلسلہ ہزارہ ڈویژن نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ایبٹ آباد مانسہرہ اور پھگلہ کے احمدی احباب جنازہ میں شریک ہوئے۔ مرحوم مذکور نے اپنے پیچھے ایک بیوہ نوجوان بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ اس طرح ایک بھائی خاکسار ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر جنت النعیم میں داخل فرمائے۔ ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! نیز ان کے لواحقین اور اعزہ و اقرباء کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے اور احمدیت کا فدائی و جانثار بنائے آمین!

(صوبیدار عبدالرحیم از داتہ ضلع مانسہرہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے کہ:

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدہ جات کی وصولی آئندہ چار سال میں ۲۸ فروری ۱۹۸۷ء تک مکمل کر لی جائے۔

اب وصولی کا دسواں مرحلہ جا رہا ہے اس مرحلہ کے اختتام سے قبل یعنی ۲۸ فروری ۱۹۸۴ء تک کل بقایا جات کا کم از کم ½ حصہ وصول ہو جانا چاہیئے۔

امید ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کے عہدیداران اس ضمن میں اپنی کوششیں تیز سے تیز تر کر دیں گے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

تجاویز شوریٰ کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر ہے

ہمارا مرکزی سالانہ اجتماع خدا کے فضل سے ۲۸ تا ۳۰ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں آئندہ سال کے لئے بجٹ اور ایجنڈا پیش ہوتا ہے۔ بجٹ اور ایجنڈا کے سلسلہ میں ہر مجلس کو حق حاصل ہے کہ اپنی تجاویز مرکز کو بھجوائے۔ تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ ستمبر ہے اس لئے جملہ مجالس کے زعماء کرام سے گزارش ہے کہ تجاویز شوریٰ جلد بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

علمی تحقیق کیلئے خدمات پیش کرنیوالے احباب توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک برائے علمی تحقیق (TRACKING AND MONITORING) کے سلسلہ میں اندرون ملک خدمات پیش کرنے والے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی ذاتی یا قریبی لائبریری میں موجود مستشرقین کی کتب کی فہرست وکالت تصنیف کو بھجوائیں تا مقامی طور پر کتب کی دستیابی کے پیش نظر احباب کے مطالعہ کیلئے مناسب کتب کا انتخاب کیا جا سکے۔

براہ کرم ایسے احباب جنہیں مطالعہ کیلئے منتخبہ کتب کے بارے میں وکالت تصنیف کی طرف سے اطلاع دی جاتی ہے خط موصول ہونے پر دفتر کو ضرور مطلع فرمایا کریں۔

علمی تحقیق کیلئے خدمات پیش کرنیوالے احباب کی خدمت میں یہ بھی گذارش ہے کہ جب وہ مرکز سلسلہ میں آئیں تو وکالت تصنیف میں بھی تشریف لانے کی کوشش کریں تا بالمشافہ ملاقات سے مفوضہ امور کے بارے میں باہم تبادلۂ خیالات کا موقع مل سکے۔

(نسیم سیفی وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ)

مقابلہ مقالہ نویسی

عنوان: "اسلام کا نظام عدل"

شرائط:- (۱) مقالہ کے الفاظ ۶ ہزار ہوں (۲) خوشخط اور فل سکیپ پیپر کے ایک طرف لکھا ہو (۳) مقالہ کی تیاری کے لئے زیر مطالعہ رکھی جانے والی کتب کی فہرست درج ہو (۴) حوالوں کا مکمل اندراج ہو (۵) مضمون کے آغاز میں عناوین درج ہوں۔ جن کے تحت مضمون کو ترتیب دیا گیا ہو۔ (۶) صاف ستھرے انداز سے اور مکمل شرائط کے ساتھ مقالہ پیش کیا جائے ورنہ بغیر پڑھے واپس لوٹا دیا جائے گا۔ (۷) مقالہ دفتر میں وصول کئے جانے کی آخری تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۳ء ہے۔ اس کے بعد کوئی مقالہ وصول نہیں کیا جائے گا۔

نوٹ: صدریں بھی اس بات کو نوٹ فرما لیں کہ مقالہ پر صدر کی تصدیق ہو کہ لکھنے والی نے خود لکھا ہے۔ ۹۰ نمبر مقالہ کے اور ۱۰ نمبر انٹرویو کے ہوں گے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ کے علمی اور تربیتی مضامین کا مطالعہ فرمائیے چندہ سالانہ ۲۰/- روپے : مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ! ہماری بھاوجہ صاحبہ

مکرم میزالدین احمد صاحب۔ انچارج رشتہ ناطہ نظارت اصلاح وارشاد۔ ربوہ

میری بڑی بھاوج اور عبدالحفیظ کھوکھر مبلغ بریڈفورڈ (انگلینڈ) کی والدہ ماجدہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ زوجہ مکرم برادرم عبدالرحیم صاحب آف سائیپرس حال گوجرانوالہ مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۸۳ء بروز جمعہ بوقت ۶ بجے شام تقریباً ۷۰ سال کی عمر میں وفات پاکر ہمیں داغِ مفارقت دے گئیں اور اپنے حقیقی مولا سے جاملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے ان کا جنازہ تدفین کے لئے ربوہ لایا گیا۔ پہلے گوجرانوالہ میں ہی مسجد احمدیہ کے باہر بعد نماز فجر ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی جو کہ مکرم محمد اعظم صاحب اکسیر مربی ضلع گوجرانوالہ نے پڑھائی۔ پھر مرحومہ کے چھوٹے بیٹے عزیزم طاہر احمد اور بڑے دیور مکرم مولوی صدرالدین صاحب کھوکھر آف کراچی ان کا جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لائے۔

دفتر وصیت میں اطلاع پہلے ہی بھجوائی جاچکی تھی۔ تاہم پھر بھی کچھ وقت کا تعذر تیار کرنے میں لگ گیا۔ اس دوران مرحومہ کا جنازہ خاکسار کے کوارٹر میں رکھا گیا۔ جہاں ربوہ میں مقیم عزیزان نے مرحومہ کا آخری دیدار کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر سے قبل ہی مسجد مبارک میں ان کا جنازہ پڑھایا اور ہم لواحقین سے تعزیت کی اور شرف مصافحہ و معانقہ بخشا۔ ازاں بعد مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کردیا گیا اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کی اولاد اور دیگر لواحقین کو اپنے فضل و رحمت سے نوازتے ہوئے صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین!

مرحومہ بڑی نیک۔ صالحہ اور پابندِ صوم وصلوٰۃ تھیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے میاں کے ساتھ حج کرنے کی بھی توفیق دی۔ وصیت کا حساب زندگی میں ہی صاف کردیا تھا۔ جلسہ سالانہ پر بڑے اہتمام سے شامل ہوتیں جب تک صحت نے اجازت دی جلسہ میں شریک ہوتی رہیں۔ اسی طرح لجنہ کے اجلاسوں میں شامل ہونا بھی ضروری سمجھتیں۔ لجنہ کی ابتدائی ممبر تھیں۔ ایک زمانے میں گھر پر ہی اجلاس منعقد کرواتی رہیں۔

گزشتہ ڈیڑھ برس سے بوجہ فالج صاحب فراش تھیں۔ اس عرصہ کو بڑے صبر و تحمل سے گزارا۔ چند ماہ سے طبیعت اچھی ہو رہی تھی۔ کچھ اٹھنے بیٹھنے کی ہمت ہوئی تو بڑی خوشی و تشکر کا اظہار کیا اور نماز پڑھنی شروع کر دی۔ تلاوت بھی بیٹھ کر کرنے لگیں۔ مگر اچانک دوبارہ فالج نے حملہ کیا تو جانبر نہ ہوسکیں۔

ع "بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"۔

بیماری کے دوران سب افراد خانہ کو خدمت کا موقعہ ملا۔ مگر ان کی بڑی بہو عزیزہ ثریا بیگم اہلیہ عزیزم عبدالقدیر مرحوم اور چھوٹے بیٹے عزیزم طاہر احمد نے دن رات ایک کر کے خدمت کا حق ادا کیا۔ عزیزم طاہر احمد کو امریکہ کا ویزا مل چکا تھا۔ مگر اس نے والدہ کی بیماری کی وجہ سے وہاں جانا ملتوی رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین!

ہماری والدہ نے مرحومہ کو خوشخبری دی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو ۷ بیٹے دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ۷ بیٹے ان کے ہاں پیدا ہوئے ایک بچپن میں اور ایک جوانی میں فوت ہوگیا پانچ ماشاء اللہ اس وقت موجود ہیں اور سارے ہی شادی شدہ ہیں۔ دو بیٹیوں سے اللہ تعالیٰ نے نوازا۔ بڑی بیٹی شادی کے کچھ عرصہ بعد وفات پاگئی۔ اس کے دو بیٹے ہیں۔ چھوٹی بھی شادی شدہ ہے اور اس کے چار بچے ہیں۔ اس طرح مرحومہ کے کل ۱۹ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔

وفات کے وقت بیٹی اور چھوٹا بیٹا طاہر احمد پاس تھے۔ ایک بیٹا عبدالحفیظ کھوکھر مبلغ ہے اور انگلستان میں خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ ایک لڑکا عبدالحکیم ناصر ڈاکٹر ہے جو کہ امریکہ میں ہے۔ دو بیٹے عبدالرشید اور عبداللطیف سعودیہ میں ہیں۔ مرحومہ نے اولاد کی اچھے رنگ میں تربیت کی۔ خدا کے فضل سے سب کے سب سلسلہ کے ساتھ والہانہ تعلق رکھتے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک!

ہمارے خاندان کی مستورات میں یہی سب سے بڑی تھیں۔ جن کے مشوروں اور تجربات سے اہل خاندان اور اہل محلہ مستفید ہوتے تھے اب ان کی وفات سے ایک خلا پیدا ہوگیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس خلا کو پورا کرے۔

میرے ساتھ مرحومہ کو خاص انس تھا۔ میرے والد صاحب کا سایہ ہمارے سر سے بچپن سے ہی اٹھ گیا تھا۔ اس لئے میری پرورش کے فرائض بڑے بھائی صاحب نے ادا کئے اور میں نے بھاوجہ کی نگرانی میں دینی و دنیوی تعلیم حاصل کی۔ مجھے ان کے بچوں کا ٹیوٹر بننے کا شرف حاصل ہوا۔ میرے لئے وہ گویا ماں کا درجہ رکھتی تھیں اور ان کا مجھ سے سلوک بھی مادرانہ ہی تھا۔ گو میری حقیقی والدہ ۱۹۴۹ء میں فوت ہوگئی تھیں۔ مگر بھاوجہ کی وفات سے مجھے یوں احساس ہوا ہے کہ میری ماں اب فوت ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ بھاوجہ صاحبہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنا قرب نصیب کرے اور ہمیں ان کی نیکیوں کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

مرحومہ کے خاوند یعنی میرے بڑے بھائی مکرم عبدالرحیم صاحب کی صحت دل کے عارضہ کی وجہ سے کمزور ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بھائی صاحب کو صحت والی زندگی عطا کرے اور ان کے بچوں کو ان کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ضروری ہدایات برائے تجاویز شوریٰ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا تئیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۱، ۲۲، ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعہ ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ شوریٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۲۲ اکتوبر بروز ہفتہ متوقع ہے۔ اس مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز یکم ستمبر ۱۹۸۳ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ اس امر کا خیال رہے کہ تجاویز انفرادی اور ذاتی نہ ہوں نہ ہی گذشتہ سالوں کی ردّ شدہ اور منظور شدہ تجاویز دوبارہ بھجوائی جائیں۔ بلکہ اجلاس بلاکر ممبرات کے مشورہ سے ٹھوس تجاویز بھجوائیں۔ ضلعی لجنات کی صدر صاحبات بھی اپنی مجلس عاملہ کا اجلاس بلاکر ایجنڈا کے لئے تجاویز بھجوائیں۔ یکم ستمبر کے بعد موصول ہونے والی تجاویز پر غور نہیں کیا جائے گا۔ (صدر لجنہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

مکرم داؤد احمد صاحب سابق اسٹیشن ماسٹر ربوہ نے کروندی سے اطلاع دی ہے کہ ان کے بہنوئی مکرم مولوی عبدالکریم صاحب کروندی میں انتقال فرماگئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم بہت مخلص اور سلسلہ سے محبت کرنے والے تھے۔ خاکسار مولانا عبدالمالک صاحب کے ساتھ کروندی دورہ پر گیا تو مرحوم نے اپنا نیا مکان ہماری رہائش کے لئے عارضی طور پر خالی کردیا۔ اس کے بعد بھی جب کروندی جانے کا اتفاق ہوا تو یہی دیکھا کہ مرحوم کا مکان سلسلہ کی ضروریات کے لئے وقف رہتا۔ وہ اور ان کی اہلیہ اور بچے کسی دوسرے مکان میں منتقل ہو جاتے۔ مرحوم کی عمر تقریباً پچاس سال تھی۔ وہ مستقل طور پر ربوہ آباد ہونا چاہتے تھے لیکن سلسلہ کے بزرگوں کی خواہش کے پیش نظر کروندی ضلع خیرپور میں مکان بنالیا۔ وہ سلسلہ کے فدائی تھے۔ مرحوم ایک ماہ تک بیمار رہے۔ علاج کے لئے کراچی بھی لے جایا گیا۔ لیکن اللہ کو جو منظور تھا وہی ہوا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ۔ ایک لڑکا جو الف ایس سی کے دوسرے سال میں ہے اور ایک بچی پسماندگان میں چھوڑی۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کا متکفل ہو۔

(غلام باری سیف ربوہ)

ناظمینِ اطفال متوجہ ہوں!

جن مجالس نے مرکزی امتحان اطفال الاحمدیہ کے حل شدہ پرچہ جات مرکز میں نہیں بھجوائے وہ جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔ جزاکم اللہ!

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ناظمینِ اطفال متوجہ ہوں!

سال ۸۴-۸۳ء کے لئے تجنید اطفال کی تیاری کا کام شروع کردیں۔ یکم ستمبر سے ۷ ستمبر ۱۹۸۳ء کو ہفتہ تجنید منائیں اور اس کی رپورٹ بھجوائیں۔ مجلس کو حلقہ وار تقسیم کرکے ساتھیوں کا تقرر کریں۔

(سیکرٹری تجنید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

انصاراللہ کا مرکزی سالانہ اجتماع ۲۸-۲۹-۳۰ اخاء ۱۳۶۲ ہش / اکتوبر ۱۹۸۳ء کو منعقد ہو رہا ہے (قائد عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ کتب

ایک حیرت انگیز انکشاف ★

نام کتاب: ایک حیرت انگیز انکشاف، مصنف: محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت، صفحات: ۴۰، قیمت ۲/ روپے، ناشر: احمد اکیڈمی - جمال الدین انجم

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر دین اسلام کے مختلف اصولوں اور تعلیمات کی تشریح میں جو بلند پایہ علم کلام اپنی مختلف کتب میں پیش فرمایا اس کی قوت و شوکت اور روحانی لطف و سرور کا اعتراف چاہے احمدیت کے مخالفین ظاہراً طور پر نہ بھی کریں ان کے دل یہ گواہی دیتے ہیں کہ حقیقی اسلام کی صحیح ترین تشریح اسی علم کلام سے حاصل ہوتی ہے۔ اس کا ایک ناقابلِ تردید ثبوت زیرِ تبصرہ کتاب میں دیا گیا ہے۔ اس کتاب میں یہ حیرت انگیز انکشاف کیا گیا ہے کہ برصغیر ہند و پاک کے ایک نامور عالم اور متعدد دینی کتب کے مصنف جناب مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی ایک مشہور کتاب "احکام اسلام عقل کی نظر میں" میں جابجا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بے مثال علم کلام سے استفادہ کیا ہے اور جابجا بکثرت فقرے ہی نہیں بلکہ صفحوں کے صفحے حوالہ دیئے بغیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے نقل کیے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب کے فاضل مصنف کا یہ ایک ایسا زبردست انکشاف ہے جو احمدیت کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پانچ عناوین پنجوقتہ نمازوں کا فلسفہ، اسلام کا فلسفہ اخلاق، حرمت خنزیر کا فلسفہ، عفت کے اسلامی خلق کا فلسفہ، اسلامی نظام کا فلسفہ قبولیت دعا کا فلسفہ اور قبور سے ارواح کا تعلق کے عناوین کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ عبارتیں درج کی ہیں جو یا تو لفظ بلفظ یا ادنیٰ سے تصرف کے ساتھ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنی کتاب میں اپنے نام سے درج کر دی ہیں یہ مضمون اس سے قبل الفضل ۵ و ۷ مئی ۱۹۸۲ء میں شائع ہو چکا ہے اس کو اب کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔

فاضل مصنف اس گرانقدر علمی خدمت پر بجا طور پر احبابِ جماعت کی دعاؤں اور شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے قلم اور ان کے علم میں برکت ڈالے اور اپنے فضل سے بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا کرے آمین۔

-ع-

والدین، بڑے بھائیوں اور سرپرستوں کے لئے قابلِ توجہ امر

خاکسار نے تفصیل کے ساتھ الفضل کے ذریعہ، امراء اور صدران کے ذریعہ اور بعض خطوط کے ذریعہ جماعت کے ان بزرگوں اور دیگر احباب جن کے بچے، عزیز رشتہ دار یا اقرباء بیرون پاکستان گئے ہوئے ہیں ان کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ وہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی تعمیل میں ایسے افراد جن کے وہ سرپرست ہیں ان کے بارہ میں یہ چیک کرتے رہیں کہ ان کی دینی، اخلاقی اور روحانی حالت کیسی ہے اور ان کی مالی قربانی کا معیار کیا ہے۔ اور کیا وہ اپنے پیارے امام کی آواز پر پوری طرح لبیک کہنے والے ہیں یا ابھی اس میں کمی ہے۔ اس بارہ میں بہت سے احباب نے فوری توجہ دی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء جو احباب ابھی اس طرف توجہ نہیں دے سکے اُن کی خدمت میں عرض ہے کہ پیشتر اس کے کہ اُن کے کسی عزیز میں کسی قسم کی کمزوری پیدا ہو اور اُن کو مرکز کی طرف سے ایسی اطلاع ملنے پر دُکھ اور شرمندگی ہو۔ براہ کرم فوری طور پر اپنے بچوں، چھوٹے بہن بھائیوں، بھانجے بھتیجوں اور دیگر زیرِ سرپرستی عزیزوں رشتہ داروں کے بارہ میں علم حاصل کریں کہ وہ دینی معیاروں کے لحاظ سے عبادات کی ادائیگی میں اور اس کے علاوہ چندوں کی ادائیگی اور بنیادی تحریکات میں شمولیت کے لحاظ سے کس حد تک ایک حقیقی احمدی کی ذمہ داریاں ادا کر رہے ہیں اور جماعتی پروگراموں میں اُن کا تعاون کیسا ہے؟ تا اگر ضرورت ہو تو بروقت آپ مناسب توجہ دلا سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے (منیجر الفضل)

اراکین مجلس کارپرداز برائے سال ۱۹۸۳-۸۴ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال ۱۹۸۳-۸۴ء کے لئے مجلس کارپرداز کے درج ذیل ممبران کی منظوری فرمائی ہے۔ بغرض اطلاع و اشاعت ارسال ہے۔

۱- مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور	صدر مجلس کارپرداز
۲- " " نسیم سیفی صاحب	نمائندہ تحریک جدید
۳- " اللہ بخش صاحب صادق	ممبر
۴- " مولانا محمد شفیع صاحب اشرف	"
۵- " مبارک مصلح الدین صاحب	"
۶- " مبارک احمد صاحب	سیکرٹری مجلس کارپرداز

(قائمقام صدر - صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ہر احمدی ضرور وقفِ عارضی میں شامل ہو

مربیانِ کرام و عہدیداران جماعت خصوصی تحریک فرمائیں!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"مربیوں کو بھی چاہیئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقفِ عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۲۷ اگست ۱۹۶۹ء صـ۵)

حضورؒ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو وقفِ عارضی کی اس نہایت ہی مبارک اور مفید تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد - (تعلیم القرآن))

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے تاریخی خطبہ عید الفطر میں سے ایک اہم حصہ خوبصورت فولڈر کی شکل میں بہت جلد شائع ہو کر آجائے گا

حضور ایدہ اللہ کی رنگین خوبصورت تصویر سے مزین

قیمت: ۲ روپے

سینکڑہ -/۱۶۰ روپے

جلد آرڈر بک کروالیں۔

احمد اکیڈمی ربوہ

ناصر کنڈر گارٹن

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد ۷ ستمبر ۱۹۸۳ء کو صبح ۷½ بجے کھلے گا۔

پرنسپل ناصر کنڈر گارٹن ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم انوار احمد جان

۵-۶-۷ ستمبر

دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے عام بھائی اور بہنیں نوٹ کر لیں

مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان

چوک اقصیٰ ربوہ فون ۵۵۸

بقیہ آکسفورڈ صفحہ اوّل سے آگے

کا ایڈریس لیا۔ بچوں کے لٹریچر تقسیم کرنے کا تجربہ بہت کامیاب رہا۔ اس سے بچوں میں داعی الی اللہ بننے کا جذبہ اور شوق پیدا ہوتا ہے۔ بچوں کی تربیتی کلاس بھی شروع کی ہے۔

(مرسلہ: وکالت تبشیر)